79122 ـ كيا صحيح فاصلہ ہونے كى صورت ميں مردوں كے ساتھ عورتوں كى نماز صحيح ہے ؟

سوال

ہمارے ملك ميں ايك مسجد ايسى ہے جہاں عورتيں مردوں كے ساتھ نماز ادا كرتى ہيں، ليكن ان كے مابين ديوار كا فاصلہ كيا گيا ہے، كيا يہ عمل صحيح ہے، يا كہ عورتوں كا مردوں كے پيچھے نماز كرنا ضرورى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر عورتيں مردوں كى برابر كھڑى ہو كر نماز ادا كريں، اور ان دونوں كے مابين ديوار حائل ہو يا پھر اتنا فاصلہ ہو كہ وہاں نمازى كھڑا ہو سكے تو احناف، شافعيہ، مالكيہ، اور حنابلہ كے عام اہل علم كے ہاں ان كى نماز صحيح ہے علماء كرام ميں اختلاف اس ميں ہے كہ اگر بغير كسى پردہ اور ديوار كے مردوں كے برابر نماز ادا كريں تو اس نماز كے صحيح ہونے ميں اختلاف ہے.

احناف كہتے ہيں كہ اس طرح تين اشخاص كى نماز باطل ہو گى ايك عورت كے دائيں طرف والے كى، اور دوسرا عورت كے بائيں طرف والے كى، اور تيسرا عورت كے پيچھے كھڑے شخص كى، اس كے ساتھ انہوں نے كچھ شروط بھى ذكر كى ہيں، جن كا ماحاصل يہ ہے:

عورت مشتہاہ يعنى چاہى جانے والى ہو، جو سات برس كى ہو چكى ہو، يا پھر جماع كے قابل ہو، مذہب ميں اختلاف پر، كہ وہ عورت مطلق نماز ميں مرد كے ساتھ داخل ہو يعنى اس كا ركوع اور سجود ہو، اور تكبير تحريمہ اور اداء ميں دونوں مشترك ہوں، اور امام نے اس كى امامت كى نيت كى ہو يا پھر عمومى طور پر عورتوں كى امامت كى نيت كر ركھى ہو، باقى اور تفصيل كے ساتھ جو ان كى كتب كا مطالعہ كر كے معلوم كى جاسكتى ہيں.

ديكھيں: المبسوط (1 / 183) اور بدائع الصنائع (1 / 239) اور تبيين الحقائق (1 / 136 ـ 139).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى اس مسئلہ ميں اختلاف اور احناف كے مذہب كى تلخيص كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" اگر كوئى مرد اس حالت ميں نماز ادا كرے كہ اس كے پہلو ميں عورت ہو نہ تو مرد كى نماز باطل ہو گى اور نہ ہى

اس عورت کی چاہیے وہ مرد امام ہو یا مقتدی، ہمارا یہی مذہب ہے، اور امام مالك اور اکثر اہل علم کا بھی یہی کہنا ہے.

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اگر عورت نماز میں نہ ہو یا پھر اس کی نماز میں شریك نہ ہو بلکہ اپنی نماز ادا کر رہی ہو تو اس مرد اور عورت دونوں کی نماز صحیح ہے، اور اگر وہ نماز میں شریك ہو (ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے ہاں اس کی نماز میں مشارکت اس وقت ہو گی جب امام عورتوں کی امامت کی نیت کرے) تو اس مشارکت کی حالت میں اگر وہ مرد کے پہلو میں کھڑی ہو اس کی دونوں طرف والے دونوں مردوں کی نماز باطل ہو جائیگی، لیکن اس عورت کی نماز باطل نہیں ہو گی، اور نہ ہی اس کے ساتھ والے مرد کے بعد والے کی نماز باطل ہو گی؛ کیونکہ اس عورت اور مرد کے درمیان آڑ حائل ہے.

اور اگر وہ عورت اس مرد کے سامنے والی صف میں ہو تو اس عورت کے پیچھے اور برابر مرد کی نماز باطل ہو جائیگی، اور اس کے برابر والے کے برابر میں دونوں اشخاص کی نماز باطل نہیں ہو گی؛ کیونکہ اس کے درمیان آڑ ہے، کیونکہ عورتوں کی صف امام کے پیچھے ہے، اور ان کے پیچھے مردوں کی صف ہے، عورتوں کی صف کے پیچھے والی ساری صف کی نماز باطل ہو جائیگی.

ان کا کہنا ہے کہ: قیاس یہ تھا کہ آڑ کی بنا پر اس صف کے بعد والی دوسری صف والوں کی نماز باطل نہ ہو، لیکن استحسان کی بنا پر ان ساری صفوں کی نماز باطل ہو جائیگی.

اور اگر عورت امام کے پہلو میں کھڑی ہو تو امام کی نماز باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ عورت اس کے ساتھ پہلو میں ہے، اور ان کا مذہب ہے کہ: جب امام کی نماز باطل ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی باطل ہو جائیگی، اور اس عورت کی نماز بھی باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ وہ بھی مقتدیوں شامل تھی.

یہ مذہب بہت ہی کمزور دلیل اور حجت والا اس تفصیل کی کوئی اصل نہیں، اور ہماری دلیل یہ ہے کہ اصل میں نماز صحیح ہے حتی کہ اس کے باطل ہونے میں کوئی شرعی دلیل مل جائے، اور ان کو یہ حق نہیں...

ہمارے اصحاب نے نماز جنازہ میں کھڑے ہونے پر قیاس کیا ہے کہ ان کے ہاں اس سے نماز باطل نہیں ہوتی.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھتا ہے، اسی کی حمد اور نعمت اور احسان ہے اور اسی کی جانب سے ہدایت و عصمت ہے. انتہی

ماخوذ از: المجموع للنووی مختصرا (13 / 331).

اور آڑ کی موجودگی میں احناف بھی جمہور علماء کرام کے ساتھ متفق ہیں کہ اس سے کسی ایك کی بھی نماز باطل

نہیں ہو گی.

دیکھیں: تبیین الحقائق (1 / 138).

دوم:

بلاشک و شبہ سنت تو یہی ہے کہ عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہی ہونی چاہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوتا تھا.

صحیح بخاری اور مسلم میں انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان کی نانی ملیکہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ کو کھانے کی دعوت پر بلایا اور کھانے کے بعد فرمانے لگے اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں تو انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چٹائی اٹھائی جو پڑی پڑی سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی کا چھڑکا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کھڑے ہوئے میں اور ایك یتیم بچے نے ان کے پیچھے صف بنائی اور ان کے پیچھے بوڑھی عورت نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر چلے گئے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (380) صحیح مسلم حدیث نمبر (658).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس حدیث میں کئی ایك فوائد ہیں:

عورتوں کی صفیں مردوں سے پیچھے ہونی چاہیں، اور عورت کے ساتھ کوئی عورت نہ ہو تو وہ اکیلی ہی صف میں کھڑی ہو سکتی ہے" انتہی

لیکن اگر ایسی صورت ہو جو آپ ذکر کر رہے ہیں کہ وہ مردوں کے برابر صف بنائیں، تو الحمد للہ ان کی نماز صحیح ہے.

واللہ اعلم .